نگاہِ نبوت صلّی اللہ علیہ وسلّم میں رزق اور عمر کی برکت

جن وانس کے آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا فرمان ہے:" مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّبْسَطَ فِیْ رِزْقِهٖ وَیُنْسَأَ فِیْ اَثَرِهٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَهٗ"

(رواہُ البخاری)

یعنی جسے اس بات کی تمنا ہو کہ اس کے رزق میں وسعت دی جائے اور عمر میں برکت ہو تو اس کو چاہے کہ رحمی رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرتا رہے۔

ایک شخص نبی رحمت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں آیا اور اُس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ آپ صلّی اللہ علیہ سلّم نے فرمایا: تیری ماں۔ اس کے بعد بعد کون؟ آپ صلّی اللہ علیہ سلّم نے فرمایا: تیری ماں۔ اس نے پھر پوچھا: اس کے بعد کون؟ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: تیری ماں۔ اس نے پھر دریافت کیا: اس کے بعد کون زیادہ حق دار ہے؟ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: اس کے بعد تیرا باپ۔ (رواہُ البخاری۔ کتاب الادب)

آنحضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوقات پیدا فرمائی۔ پھر جب سب کچھ پیدا فرما چکا تو رحم اُٹھ کر کھڑا ہوا اور اس نے رحمٰن کا دامن تھام لیا (یعنی خوب زاری کر کے اللہ کو منوایا) پوچھا کیا بات ہے؟ کہنے لگا: رشتہ داری کا ناتا توڑنے سے میں تیری پناہ طلب کرنے کیلئے کھڑا ہوا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تو اس پر راضی نہیں کہ جو صلہ رحمی کرے میں بھی اس کے ساتھ اچھا سلوک کروں اور مہربانی سے پیش آؤں۔ اور جو (مادری) رشتہ توڑے میں بھی اس پر رحم نہ کروں۔ رحم نے کہا: کیوں نہیں، اے میرے رب، فرمایا: تو یہ حق تجھے مل گیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم کو ثبوت چاہیے تو یہ آیت پڑھ لو:"اب اگر تم اُلٹے منہ پھر گئے تو تم سے اس کے سوا اور کیا توقع کی جاسکتی ہے کہ زمین میں فساد مچاؤ اور ایک دوسرے سے قطع قرابت کرو"

(محمد:۲۲) (اخرجہ البخاری۔ کتاب التفسیر)

اللہ اور اسکے آخری رسول حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم ہمارے گھروں کے اندر امن وامان اور محبت وشفقت دیکھنا چاہتے ہیں اور اس کیلئے جن بنیادی اور لازمی روابط اور ضوابط کی ضرورت ہے ان سب چیزوں کی تعلیم اسلام دیتا ہے ان کی حفاظت کیلئے بڑی تاکید اور ترغیب سے کام لیا اور ان کو ضائع کرنے پر سخت وعیدیں سنائی۔

دورِ حاضر میں بہت مسلمان مغرب کے زہریلے ماحول سے متاثر ہو کر ان مبارک تعلیمات کو پامال کر رہے ہیں اسلئے برکتیں اُٹھ گئیں والدین، برادروں، ہمشیروں وغیرہ کے ساتھ بُرا سلوک کیا جاتا ہے اور دوستوں کے ساتھ اچھا سے اچھا سلوک کیا جاتا ہے، میں یہ نہیں کہتا دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا جائے بلکہ یہ عرض کرنا چاہوں کہ والدین، برادروں، بہنوں وغیرہ کے ساتھ زیادہ سے زیادہ اچھا سلوک کرنا چاہیے اور عبادت سمجھ کر صلہ رحمی کرنا چاہیے، خاندانوں اور قبیلوں کے اندر بہت وسیع شگافیں واقع ہوئی ہیں، اور اصل وجہ مادہ پرستی، دُنیا پرستی ہے۔ اگر دُنیا اور مال و دولت دین کیلئے استعمال کی جائیں تو یہ رشتے توڑے نہیں جائیں گے بلکہ ٹوٹ جانے سے حفاظت کی جائے گی۔

زندگی کا سرور ایمان صحیح اور حُسن بندگی میں ہے۔ آدمی اپنی ذاتی اغراض کیلئے دولت سمیٹ سمیٹ کر رکھ لیتا ہے اور اُسے راحت کا سامان سمجھتا ہے حالانکہ دُنیا ہی میں اکثر کیلئے یہ دولت بے قراری کا سبب بن جاتی ہے۔ کفار اور ملحدوں کیلئے اس میں کچھ راحت اور سرور ضرور محسوس ہوتا ہوگا اس کی وجہ یہی ہے کہ جو دُنیا ہی میں سب کچھ لینا چاہتا ہے اس کیلئے تکوینی طور پر اسی کے موافق فیصلہ کیا جاتا ہے، لیکن بالآخر وہ جہنم میں جائیگا۔ "جو شخص دُنیا (کے نفع) کی نیت رکھے گا ہم ایسے شخص کو دُنیا میں جتنا چاہیں گے (اور) جسکے واسطے چاہیں گے فی الحال ہی دے دیں گے، پھر اس کیلئے جہنم تجویز کریں گے۔ وہ اس میں بدحال راندۂ (درگاہ) ہو کر داخل ہوگا۔" (الاسراء:۱۸) اسلئے مومن کی شان یہ ہونی چاہیے کہ دینی تقاضوں پر خرچ کرنے سے ہرگز پیچھے نہ ہٹے اور حقوق وحدود کی پامالی سے پرہیز کرے، رحمی رشتوں کو جوڑے رکھے تو بفضل اللہ نزولِ برکات کا سلسلہ دُنیا ہی میں جاری ہوگا۔ (حمید اللہ لون۔ عفی عنہ)

www.khanqah.in